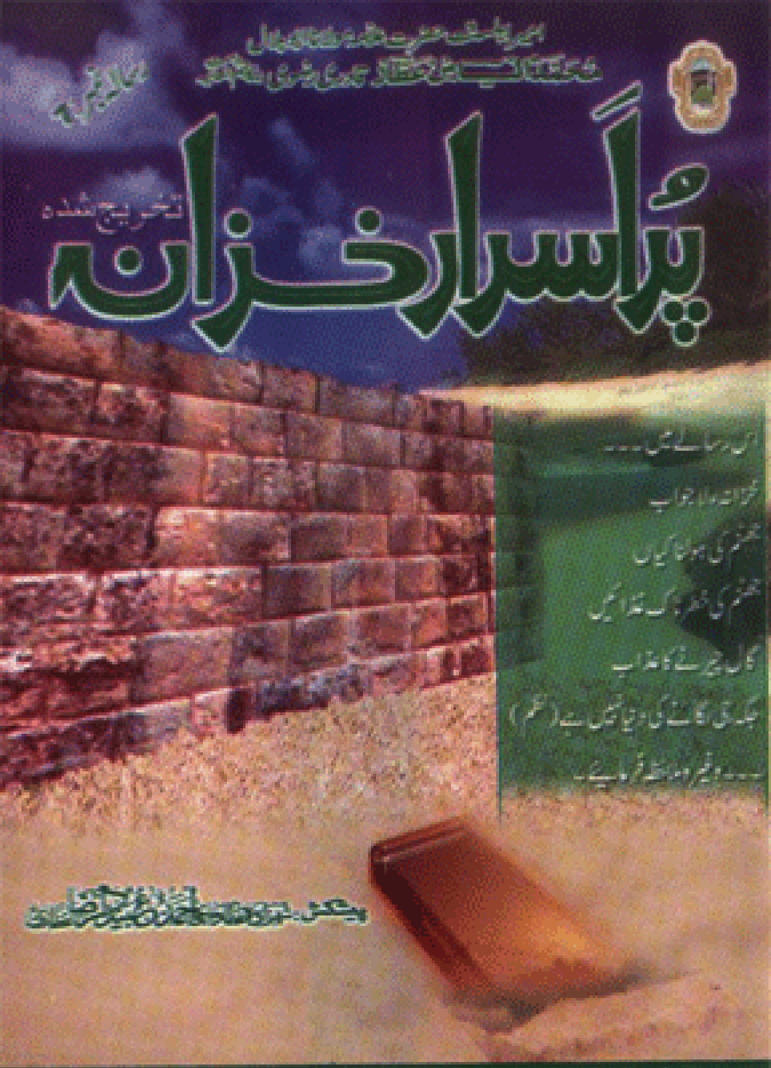

مکتبۃ المدینہ
4921389-90-91
2314045-2203311 2201479
Email:maktaba@dawateislami.net / www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

پُراَسرار خزانہ

شیطان لاکھ سُستی دلائے امیرِ اہلسنّت کا یہ بیان مکمّل پڑھ لیجئے

اِنْ شاءَ اللہ عزوجل آپ اپنے دِل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

﴿الحمدللہ شب جمعہ (۱۴۱۸-۵-۱۰) کو امیرِ اہلسنت کا بیان اُمُّ الْقَیْوَیْن الامارات العربیۃ المتحدۃ سے بذریعہ ٹیلیفون لاہور میں دو جگہ رِلے ہوا اور لاہور کے اسلامی بھائیوں کے تعاون سے براہِ راست مصطفٰے آباد، منڈی فاروق آباد، شیخوپورہ، شکر گڑھ، اوکاڑہ، سیالکوٹ اور چیچہ وطنی کے اجتماعات میں بھی رِلے ہوا جہاں ہزارہا اسلامی بھائیوں اور بہنوں نے یہ بیان سننے کی سعادت حاصل کی۔ جو معمولی ترمیم کے ساتھ تحریری طور پر پیشِ خدمت ہے۔ عبید الرضا ابن عطار﴾

دُرود خواں کی حِکایت

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سعد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سونے سے قبل ایک مقرّرہ تعداد میں دُرود پڑھا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ایک بار جب دُرود شریف پڑھ کر رات کو سویا تو میری قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، میں جس میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر دُرود و سلام پڑھا کرتا ہوں وُہی سوہنے من موہنے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میرے خواب میں تشریف لے آئے، اور فرمایا، ''جس سے تم مجھ پر دُرود پڑھتے ہو اپنا وہ منہ میرے قریب کرو تا کہ میں اسے چوم لوں''۔ یہ سُن کر مجھے بڑی شرم آئی، میں اپنا منہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دَہَنِ اقدس کے قریب کیسے کروں؟ میں نے اپنا رُخسار سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سامنے کر دیا اور رَحْمتِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ اس پر بوسہ دیا۔ جب میں بیدار ہوا تو سارا گھر مشکبار ہو رہا تھا۔ میرا گھر اور میرا رخسار آٹھ روز تک خوشبو سے مہکتا رہا۔

صلّوا علی الحبیب (یعنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو۔)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

بیان سننے کے آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! نگاہیں نیچی کئے توجہ کے ساتھ بیان سُنئے کہ لاپرواہی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، پیچھے مُڑ مُڑ کر دیکھتے ہوئے، زمین پر انگلی سے کھیلتے ہوئے، اپنے کپڑے بدن یا بالوں کو سہلاتے ہوئے، باتیں کرتے ہوئے، یا ٹیک لگا کر سننے سے نیز اَدھورا بیان سن کر چل پڑنے سے اس کی بَرَکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ بے توجہی کے ساتھ قران وسنت کی باتیں سننا مسلمانوں کی صفت نہیں ہے۔ اللہ عزوجل ''سورۃ الانبیاء'' کی دوسری اور تیسری آیاتِ کریمہ میں ارشادِ ربانی ہے:۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مایاتیھم مِّن ذِکرٍ منْ ربھِم محدثٍ اِلا استَمَعوہ وھم یلعبُون ۙ لاھِیَۃً قلوبُھم ؕ

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولی نعمت، عظیم البرکت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ ملّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیروبرکت، حضرتِ علامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن اپنے شُہرۂ آفاق ترجمۂ قران ''کنزالایمان'' میں اِس کا ترجمہ کچھ یُوں کرتے ہیں:۔

''جب ان کے ربّ عزّوجل کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے ان کے دِل کھیل میں پڑے ہیں۔'' (پ ۱۵، الانبیاء ۲،۳)

یتیموں کی دیوار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعلیہ الصّلوٰۃُ والسّلام اور حضرتِ سیِّدُنا خضر علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کا مشہور قرآنی واقِعہ جو پندرھویں پارے سے شروع ہو کر سولہویں پارے میں ختم ہوتا ہے۔ اُس میں یہ بھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعلیہ الصّلوٰۃُ والسّلام اور حضرتِ سیِّدُنا خضر علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام ایک شہر میں تشریف لے گئے۔ وہاں کے باشندوں نے ان حضرات کی نہ مہمان نوازی کی نہ ہی کھانا حاضر کیا۔ حضرتِ سیِّدُنا خضر علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے وہاں ایک بوسیدہ دِیوار جو گرنے کے قریب تھی اُس کو دُرُست کیا ایسے لوگ جنہوں نے پانی تک کو نہیں پوچھا ان کے یہاں دِیوار کی خدمت کا کام تعجب انگیز تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعلیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے حضرتِ سیِّدُنا خضر علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام سے فرمایا، ''آپ اگر چاہتے تو ان لوگوں سے کچھ اُجرت ہی لے لیتے''۔ سیِّدُنا خضر علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے کہا، یہ دو یتیموں کی دِیوار ہے جو ایک نیک آدمی کی اولاد ہیں اور اس کے نیچے خزانہ ہے۔ اگر دیوار گر جاتی تو خزانہ ظاہر ہو جاتا اور لوگ اٹھا جاتے۔ لہٰذا آپ کے ربّ عزّوجل نے چاہا کہ وہ بچّے جوان ہو کر خزانہ نکال لیں۔ ان کے نیک باپ کے صَدْقے میں

ان پر بھی رَحمت ہوئی۔ مفسِّرینِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ''وہ نیک آدمی ان بچّوں کا ساتویں یا دسویں پُشت پر جاکر والِد بنتا تھا۔'' (تفسیرِ صاوی ۴ ص ۳۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

خزانۂ لاجواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! یہاں پر ان کے والِد کی نیکی کا لحاظ فرمایا گیا خود ان بچوں کی نیکی کا تذکرہ نہیں۔ یعنی وہ بچے نیک ہوں یا نہ ہوں چونکہ ان کے والد نیک اور پرہیز گار تھے لہٰذا ان کا خزانۂ لاجواب محفوظ رکھا گیا۔ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ''بے شک اللہ عزّ وجلّ انسان کی نیکوکاری سے اس کی اولاد اور اولاد دَر اولاد کی اِصلاح فرمادیتا ہے اور اس کی نسل اور اس کے پڑوسیوں میں اس کی حفاظت فرماتا ہے کہ وہ سب اللہ عزّ وجلّ کی طرف سے پردہ اور ارمان میں رہتے ہیں۔'' (الدر المنثور ج۵ ص ۴۲۲ دارالفکر بیروت)

سات عبرتناک عبارات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی بَرَکت سے ان کی اولاد بلکہ ہمسایوں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے، تو نیک آدمی کتنا بھلا انسان ہوتا ہے کہ اس کے فُیوض وبَرَکات سے نہ جانے کتنے لوگ مُتَمَتِّع ہوتے ہیں۔ ابھی جس خزانۂ لاجواب کا ذکر ہوا ''سورۃُ الکہف'' پارہ ۱۶، آیت ۸۲ میں اس کا تذکرہ کچھ یوں ہے:۔

وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ج (پ ۱۶، الکھف آیت ۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان : ان کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔

اس آیتِ مقدّسہ کے تحت حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وہ خزانہ سونے کی ایک تختی پر مشتمل تھا اور اس پر سات عبرت آموز عبارات منقوش تھیں:۔

۱ اُس شخص کا حال عجیب ہے جو موت کا یقین ہونے کے باوجود ہنستا ہے۔

۲ اُس شخص پر تعجب ہے جو دُنیا کو فنا ہونے والی تسلیم کرنے کے باوُجود اس میں مطمئن و مُنہمِک ہے۔

۳ اس شخص پر حیرت ہے جو تقدیر پر ایمان رکھنے کے باوُجود دُنیا (کی نعمتیں) نہ ملنے پر مغموم ہوتا ہے۔

۴ کتنا عجیب ہے وہ آدمی جس کو یقین ہے کہ قِیامت کو ذرّہ ذرّہ کا حساب دینا ہے اس کے باوُجود دُنیا کی دولت جمع کرنے کی دُھن میں رہتا ہے۔

۵ حیرت ہے اس شخص پر جو جہنّم کو سخت ترین عذاب کا مقام تسلیم کرنے کے باوُجود گناہوں سے باز نہیں آتا۔

۶ عجیب ہے وہ شخص کہ جو اللہ عزّ وجلّ کو پہچاننے کے باوُجود غیروں کے تذکرے کرتا ہے۔

ے ﴾ تعجب ہے اُس پر جو یہ جانتا ہے کہ جنّت میں نعمتیں ہی نعمتیں ہیں پھر بھی دُنیا کی راحتوں میں گُم ہے۔ اِسی طرح اُس کا حال بھی عجیب ہے جو شیطٰن کو جان وایمان کا دشمن جانتے ہوئے بھی اس کی پَیروی کرتا ہے۔ (المنبہات علی الاستعداد للعسقلانی ص ۸۳ قندھار)

موت کا یقین اور ہنسنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! ان دو یتیموں کے خزانہ لاجواب پر ان سات عبرتناک عبارات کا پُر اَسرار خزانہ بھی کافی عبرتناک ہے۔ یہ پُر اَسرار خزانہ ہمیں عبرت کے مشکبار مَدَنی پھول پیش کر رہا ہے۔ واقعی موت کا یقین رکھنے والوں کا ہنسنا تعجب خیز ہے، دُنیا کو فانی ماننے کے باوُجود اس میں مطمئن رہنا حیرت انگیز ہے، تقدیر پر یقین رکھنے کے باوُجود دُنیا کا مال نہ ملنے پر یا نقصان ہو جانے پر وَاوِیلا کرنا حیرتناک ہے، جتنا مال زیادہ اُتنا وَبال زیادہ، قِیامت میں حساب کتاب زِیادہ یہ سب کچھ یقین رکھنے کے باوُجود ہر وقت اس سوچ میں رہنا کہ بس کسی طرح دولت میں اِضافہ ہو جائے، یہاں کاروبار ہے تو وہاں بھی برانچ کُھل جائے اِس طرح کی دُھن میں مگن رہنے والے پر کیوں حیرت نہ ہو کہ جب اسے یہ معلوم ہے کہ بروزِ قیامت مجھے ذَرّے ذَرّے کا حساب دینا پڑ جائے گا۔ آخر پھر وہ اتنی دولت کیوں جمع کرتا چلا جا رہا ہے؟ اسے مال و دولت کے حریصوں کے عبرتناک انجام سے کیوں دَرس حاصل نہیں ہوتا؟ کل قیامت کی کڑی دُھوپ میں اپنے کثیر مال و دَولت کا حساب کس طرح دے سکے گا؟

جہنَّم کی ہولناکیاں

نیز وہ بندہ بھی عجیب ہے جو یہ جانتا ہے کہ دوزخ سخت ترین عذاب کا مقام ہے پھر بھی گناہوں کا اِرتِکاب کرتا ہے۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہنَّم کو اگر سُوئی کی نوک کے برابر کھول دیا جائے تو اس کی تَپِش اور بدبُو سے ساری مخلوق ہلاک ہو جائے۔ اہلِ جہنم کو جو مشروب پینے کے لئے دیا جائے گا وہ اس قدر خطرناک ہے کہ اگر اس کا ایک ڈول دُنیا میں بہا دیا جائے تو دُنیا کی تمام کھیتیاں برباد ہو جائیں نہ اناج اُگے نہ پھل۔ جہنَّم کے سانپ اور بچھو بے حد خوفناک ہیں۔ حدیث شریف میں ہے، ''جہنَّم میں عجمی اونٹوں کی مِثل بڑے بڑے سانپ ہونگے جو دوزخیوں کو ڈستے ہوں گے وہ ایسے زہریلے ہونگے کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں گے تو چالیس سال تک ان کے زَہر کی تکلیف نہیں جائے گی اور لگام لگائے ہوئے خچّروں کے برابر بڑے بڑے بچھو جہنمیوں کو ڈنک مارتے رہیں گے کہ ایک بار ڈنک مارنے کی تکلیف چالیس سال تک باقی رہے گی۔ (مُسند امام احمد حدیث ۱۷۷۲۹ ج ۱ ص ۱۶ دارالفکر بیروت) ترمذی کی رِوایت میں ہے، جہنَّم میں صَعُود نامی آگ کا ایک پہاڑ ہے جس کی بُلندی ستّر برس کی راہ ہے۔ جہنَّمیوں کو اس پر چڑھایا جائے گا ستر برس میں وہ اس کی بلندی پر پہنچیں گے پھر اُوپر سے انہیں گرایا جائے گا تو ستّر برس میں وہ نیچے پہنچیں گے اسی طرح ان کو عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (جامِعِ ترمذی حدیث ۲۵۸۵ ج ۴ ص ۲۶۰ دارالفکر بیروت)

جہنم کے ایسے ایسے خوفناک عذاب کا تذکرہ سُننے کے باؤ جود بھی جو گناہوں سے باز نہ آئے اس پر واقعی تعجب ہے۔آخر انسان کو اس دُنیا نے کیا دے دینا ہے جو اس کی رنگینیوں میں گم اس کی لوٹ مار میں مصروف ہے۔

جہنّم کی خطرناک غذائیں

لذیذ غذائیں مزے لے لے کر کھانے والوں کو جہنّم کی بھیانک غِذاؤں کو نہیں بھولنا چاہئے! ترمِذی کی رِوایت میں ہے، دوزخیوں پر بھوک مُسلّط کی جائے گی تو یہ بھوک ان سارے عذابوں کے برابر ہو جائے گی جن میں وہ مُبتلا ہیں وہ فریاد کریں گے تو انہیں ضَرِیع (زہریلی کانٹے دار گھاس) میں سے دیا جائے گا، جو نہ موٹا کرے نہ بھوک سے نَجات دے۔ پھر وہ کھانا مانگیں گے تو انہیں پھندہ لگنے والا کھانا دیا جائے گا تو انہیں یاد آئے گا کہ وہ دُنیا میں پھندہ (لگے نوالے) کو پانی سے نگلتے تھے چُنانچہ وہ پانی مانگیں گے تو ان کو لوہے کے زنبور (سَنسی) سے کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا جب وہ ان کے مُنہ کے قریب ہو گا تو اُن کے مُنہ بھون دے گا پھر جب ان کے پیٹ میں داخل ہو گا تو ان کے پیٹوں کی ہر چیز کاٹ ڈالے گا۔ (جامع ترمذی حدیث ۲۵۹۵ ج ۴ ص ۲۶۳ دارالفکر بیروت) حدیثِ پاک میں ہے، زَقُّوم (یعنی تھوہَر جو کہ جہنمیوں کو کھلایا جائے گا) اس کا ایک قطرہ اگر دُنیا پر ٹپک پڑے تو دُنیا والوں کے کھانے کی تمام چیزیں تلخ و بدبودار بنا کر خراب کر دے۔ (ابنِ ماجہ حدیث ۴۳۲۵ ج ۴ ص ۵۳۱ دارالمعرفۃ بیروت) آہ! جہنم میں ایسا ہولناک عذاب ہونے کے باؤ جود آخر انسان گناہوں پر اتنا دَلیر کیوں ہے؟

گال چیرنے کا عذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! خوفِ خداوندی عزوجل سے لرز اُٹھئے! اور اپنے گناہوں سے توجہ کر لیجئے! ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عذاب کا ایک منظر یہ بھی دیکھا، کہ ایک شخص لیٹا ہوا ہے اور فرِشتہ ایک سَنسی سے اُس کے گلپھڑے کو اس قدر پھاڑتا ہے کہ اس کا شِگاف اس کے سَر سے پچھلے حصّہ تک پہنچ جاتا ہے پھر اِسی طرح دوسرے گلپھڑے کو چیرتا ہے اس دَوران پہلا زَخم دُرست ہو جاتا ہے اُدھر سے فارِغ ہو کر پھر پہلے والے گلپھڑے کو چیرتا ہے اس طرح چیر پھاڑ کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ جھوٹی افواہیں پھیلانے والوں کی سزا تھی۔ (صحیح بخاری حدیث ۱۳۸۶ ج ۱ ص ۴۶۷ دارالکتب العلمیہ بیروت) مِعراج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِستفسار پر عرض کیا گیا، یہ لوگ آدمیوں کا گوشت کھانے والے (یعنی غیبت کرنے والے) اور لوگوں کی آبرو ریزی کرنے والے تے۔

(ابو داؤد حدیث ۴۸۷۸ ج ۴ ص ۲۹۱ دارالفکر بیروت)

زِندگی مختصر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! یقیناً زِندگی بے حد مختصر ہے۔ عنقریب ہماری سانس کی مالا ٹوٹ جائے گی اور ہمارے ناز اُٹھانے والے ہمیں اپنے کندھوں پر لاد کر وِیران قبرِستان کی طرف چل پڑیں گے۔ آہ! ہماری ساری آرزُوئیں خاک میں مل جائیں گی، ہماری خون پسینے کی کمائی ہمارے ساتھ آئے گی نہ ہمیں کام آئے گی۔

بے وفا دُنیا پر مت کر اِعتبار　　تُو اچانک موت کا ہوگا شکار
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ　　جان جاکر ہی رہے گی یاد رکھ
گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے　　قبر میں تنہا قِیامت تک رہے

آہ! نوجوان ڈاکٹر!

سردار آباد (فیصل آباد) کے میڈیکل کالج کے فائنل ایئر کا ایک ذَہین ترین طالبِ علم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک منانے چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پہنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اُترا مگر ڈوبنے لگا، ڈاکٹر نے اس کو بچانے کی غرض سے جذبات میں آکر پانی میں چھلانگ لگادی اب وہ تیرنا تو جوتا نہیں تھا لہٰذا خود بھی پھنس گیا۔ قِسمت کی بات کہ اُس کا دوست تو جُوں تُوں کر کے نکلنے میں کامیاب ہوگیا مگر آہ! ڈاکٹر بے چارہ ڈُوب کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ کہرام مچ گیا، ماں باپ کے بڑھاپے کا سہارا پانی موجوں کی نَذر ہوگیا، ماں باپ کے سُہانے سپنے شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکے اور وہ بے چارا ذَہین طالبِ علم M.B.B.S کے امتحان کا فائنل رِزَلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی قبر کے اِمتحان میں مُبتَلا ہوگیا۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے　　مکیں ہوگئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نِشاں کیسے کیسے　　زمیں کھاگئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

مکانات کی حِکایت

حضرتِ سیدنا صالح مرقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا گُزر کچھ عالی شان مکانات کی طرف ہوا، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اے بلند و بالا عمارتو! وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے تمہیں تعمیر کیا، اور وہ لوگ کدھر گئے جنہوں نے سب سے پہلے تم کو آباد کیا اور وہ لوگ کدھر جاچھپے جو سب سے پہلے تمہارے اندر رہائش پذیر تھے؟ وہ مکان بھلا کیا جواب دیتے! غیب سے آواز گونج اُٹھی، ''جو لوگ پہلے ان مکانات میں رہتے تھے اُن کے نام ونشان مٹ گئے اب ان کا نام تک لینے والا کوئی باقی نہیں رہا، ان کے بدن خاک میں مل گئے اور ان کے اعمال ان کے گلے کا ہار ہیں۔ (المنبھات علی الاستعداد للعسقلانی ص ۱۹)

اُونچے اونچے مکان تھے جن کے — تنگ قبروں میں آج آن پڑے
آج وہ ہیں نہ ہیں مکاں باقی — نام کو بھی نہیں ہے نشان باقی

ہماری فُضول سوچ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل والوں کی بھی کیا خوب مَدَنی سوچ ہوتی ہے انہوں نے عالی شان مکانات دیکھ کر ان سے عبرت کا سامان کیا اور ایک ہم لوگ ہیں کہ اگر عُمدہ مکانات، کوٹھیاں اور بنگلے دیکھ لیتے ہیں تو مزید غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں، ان کوٹھیوں کو رَشک کی نظر سے دیکھتے ہیں، ان کی سجاوٹوں کا نظارہ کرتے ہیں، اس کی پائیداری پر تبصرے کرتے ہیں ان کے بھاؤ کا اندازہ لگاتے ہیں اور نہ جانے کتنی فضولیات میں مُبتلا ہو جاتے ہیں، کاش! ہمیں بھی مَدَنی سوچ نصیب ہو جاتی۔ پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس دارِ ناپائیدار کے حصول کی خاطر آج ہم ذلیل وخوار ہورہے ہیں اس کو نہ ثَبات ہے نہ قرار۔ اس کی ظاہری رنگینی وشادابی پر فریفتہ ہونے والو! یاد رکھو!

گرچہ ظاہر میں مثلِ گُل ہے — پر حقیقت میں خار ہے دُنیا
ایک جھونکے سے اِدھر سے اُدھر — چار دن کی بہار ہے دنیا

دو خوفناک چیزیں

اللہ عزّ وجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''جن چیزوں سے میں اپنی اُمّت پر خوف کرتا ہوں ان میں زِیادہ خوفناک نفسانی خواہش اور لمبی اُمّید ہے۔نفسانی خواہش حق سے روک دیتی ہے اور لمبی اُمّید آخرت کو بُھلا دیتی ہے۔ یہ دُنیا کوچ کر کے جا رہی ہے اور آخرت کوچ کر کے آرہی ہے۔ان دونوں (دُنیا اور آخرت) میں سے ہر ایک کی اَولاد (تابعدار) ہے۔اگر تم یہ کرسکو کہ دُنیا کے بچّے نہ بنو تو ایسا کرو کیونکہ آج تم عمل کی جگہ میں ہو جہاں حساب نہیں اور کل تم آخرت کے گھر میں ہوگے جہاں عمل نہ ہوگا۔'' (شُعَب الایمان حدیث ۱۰۶۱۶ ج۷ ص ۳۷۰ دارالکتب العلمیة بیروت)

عُمدہ مکان والوں کا انجام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی خواہشاتِ نفس اور لمبی اُمید کی تباہ کاریاں آج بالکل واضح ہیں۔ اَبناءِ دُنیا (یعنی دُنیا کے بیٹوں) کی کثرت جابجا ہے کہ دُنیا سے محبت کا تو ہر ایک دَم بھرتا نظر آتا ہے مگر آخرت کی محبت نظر نہیں آتی، ہر ایک دُنیا کے مُستقبل روشن کرنے کی تگ ودَو میں مشغول نظر آرہا ہے۔ہر ایک اِسی فِکر میں ہے کہ جتنی بن پڑے اُتنی دولت اکھٹی کر لی جائے، جتنا ہوسکے اَسناد حاصِل کر لی جائیں، جتنا ہوسکے دُنیا کے پلاٹ حاصل ہوجائیں۔اے دُنیا میں عمدہ عمدہ مکانات پانے کے طلبگارو! ذرا دِل کے کانوں سے سُو قرانِ پاک کیا کہہ رہا ہے۔چنانچہ سورۂ دخان پارہ ۲۵ آیت ۲۵ تا ۲۹ میں ارشاد ہوتا ہے:۔

کم تَرکوا مِن وَّ عُیونٍ ﴿۲۵﴾ لا وَّزرُوعٍ وَّ مقامٍ کریم ﴿۲۶﴾ لا ونعمةٍ کانوا فِیها فٰکِهین ﴿۲۷﴾ لا ذٰلک قف واَورَثنٰها قَوماً اٰخرین فَما بَکَتْ علیهمُ السّمآء وَالاَرض وما کانُوا مُنظَرِین ﴿۲۸﴾ ﴿۲۹﴾ ع

ترجمۂ کنز الایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارِغُ البال تھے۔ ہم نے یونہی کیا اور ان کا وارث دوسری قوم کو کردیا تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مہلت نہ دی گئے۔

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! آپ نے غور فرمایا؟ عمدہ عمدہ مکانات بنانے والے، خوشنما باغات سجانے والے اور لہلہاتے کھیت اُگانے والے یکبارگی دُنیا سے رخصت ہوگئے اور ان کے چھوڑے ہوئے اُثاثے کا دوسروں کو وارث بنادیا گیا نہ ان پر زمین روئی نہ آسمان نہ ہی انہیں مہلت دی گئی۔ان کے نام ونشان مٹادیئے گئے ان کے تذکرے ختم ہوگئے۔بس اب وہ ہیں اور ان کے اعمال، تو یہ دُنیا بس عبرت ہی عبرت ہے۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نمونے مگر تجھ کو اَندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ مکاں اَب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے زمین کھاگئی نوجوان کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
اجل نے نہ کسرٰ ہی چھوڑا نہ دارا اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زِینت نرالی ہو فیشن نرالا
جِیا کرتا ہے کوئی یُونہی مرنے والا تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجل بھی
بس اب اپنے اس جہل سے تو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
نہ دِلدادۂ شِعر گوئی رہے گا نہ گرویدۂ شُہرہ جُوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ رہے گا رہے گا تو ذکرِ نکوئی رہے گا

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے　　یہ عِبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
جب اس بزم سے اُٹھ گئے دوست اکثر　　اور اُٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وَقت پیشِ نظر جب ہے منظر　　یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیوں کر
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
جہاں میں کہیں شورِ ماتم بپا ہے　　کہیں فقر و فاقہ سے آہ و بکا ہے
کہیں شِکوۂ جَور و مکر و دَغا　　غرض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا　　جَوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بُڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا　　اجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
بُڑھاپے سے پا کر پیامِ قضا بھی　　نہ چونکا، نہ چیتا، نہ سنبھلا ذرا بھی
کوئی تیری غفلت کی ہے اِنتہا بھی　　جُنوں کب تلک؟ ہوش میں اپنے آ بھی
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے　　یہ عِبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
یہ فانی جہاں ہے مسلمان تجھ کو　　کرے گی یہ دُنیا پریشان تجھ کو
پھنسا دے گی مَرقَد میں نادان تجھ کو　　کرے گی قِیامت میں حیران تجھ کو
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے　　یہ عِبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

کرلے توبہ رب عزّوجل کی رَحمت ہے بڑی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اس سے پہلے کہ یہ شور مچ جائے کہ اس کا انتقال ہوگیا ہے۔اب جلدی غسال کو بلالاؤ چنانچہ غسال تختہ اُٹھائے چلا آرہا ہو، غسل دیا جارہا ہو...... کفن پہنایا جارہا ہو...... پھر اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے۔اس سے قبل ہی مان جایئے، جلدی جلدی توبہ کر لیجئے۔ابھی توبہ کا وَقت ہے۔

کرلے توبہ ربِّ عزّوجل کی رحمت ہے بڑی　　قبر میں ورنہ ہوگی سزا کڑی